88182 ـ سرکاری طور پر نکاح رجسٹر کرانے سے پہلے ہی حاملہ ہو گئی

سوال

ايك امام مسجد نے ايك عورت سے رشتہ طے كيا اور كچھ لوگوں كی موجودگی ميں عقد نكاح كر ليا، ليكن اعلان نكاح كرنے اور سركاری طور پر نكاح رجسٹر كرانے سے قبل بيوی كے گھر والوں كی لاعلمی ميں بيوی سے مباشرت كر لی اور جب اعلان نكاح اور سركاری طور پر رجسٹر كرايا گيا تو بيوی حاملہ تھی اور اس كے تين ماہ بعد ہی بچہ پيدا ہو گيا برائے مہربانی درج ذيل سوالات كے جوابات ديے جائيں:

1 ـ اس عقد نكاح اور اس سے پيدا ہونے والے بچے كاحكم كيا ہے ؟

2 ـ كيا خاوند كا يہ عمل شرعی مخالفت شمار كی جائيگی يا نہيں ؟

3 ـ اس امام كے پيچھے نماز ادا كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو اس نكاح ميں نكاح كی شروط يعنی ايجاب و قبول اور عورت كا ولی اور عورت كی رضامندی سب پوری تھيں تو يہ عقد نكاح صحيح ہے اور اس پر نكاح كے سارے احكام مرتب ہونگے، اس طرح وہ عورت اس كی بيوی بن جائيگی، اور خاوند كے ليے وطئ وغيرہ ہر طرح كا استمتاع كرنا مباح ہوگا.

ليكن معاشرے كی عادات و رواج كو مد نظر ركھتے ہوئے اور اس كے نتيجہ ميں پيدا ہونے والی خرابيوں سے محفوظ رہنے كےليے بيوی سے جماع و وطئ نہ كرنا بہتر ہے، كيونكہ اس سے سوء ظن پيدا ہوگا، خاص كر جب عقد نكاح سركاری طور پر رجسٹر نہ كرايا گيا ہو.

اس عقد نكاح كے نتيجہ ميں پيدا ہونے والا بچہ شرعی طور پر اپنے باپ كی طرف منسوب كيا جائيگا، اور نسب ثابت ہوگا كيونكہ يہ نكاح صحيح ہے.

مزيد تفصيل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (75026) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ليكن اگر اس نكاح ميں شروط پوری نہ تھيں مثلا ولی كے بغير نكاح ہوا ہو تو جمہور فقہاء كرام كے ہاں احاديث كی روشنی ميں يہ نكاح فاسد و باطل ہوگا، ليكن اس سے پيدا شدہ بچہ بھی اپنے باپ كی طرف منسوب كيا جائيگا.

جس شخص نے بھی اس نكاح كے حرام ہونے كا علم ہونے كے باوجود يہ قدم اٹھايا اور ايسا نكاح كر كے وطئ بھی كر لی تو وہ زانی شمار ہوگا، اور اس پر فاسق ہونے كا حكم لگايا جائيگا، ليكن وہ توبہ كر كے راہ مستقيم اختيار كر لے تو پھر اس سے فسق كا حكم ختم كر ديا جائيگا.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس شخص نے كسی عورت سے فاسد نكاح ميں بيوی كا اعتقاد ركھتے ہوئے عورت سے وطئ كی اور اس سے بچہ پيدا ہو گيا تو سب مسلمانوں كے اتفاق كے مطابق اسے اس كا نسب ديا جائيگا " انتہی

ديكھيں: الفتاوی الكبری (3 / 326).

دوم:

اس امام كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے، جو كچھ ہوا وہ اس كے دين ميں جرح و قدح كا باعث نہيں اور نہ ہی اس بنا پر اسے فاسق كا حكم ديا جائيگا، جيسا كہ ولی كے بغير بھی ہو تو ظاہر ہے اس نے اس كے جائز ہونے كا اعتقاد ركھتے ہوئے ايسا كيا ہے، اس ليے وہ گنہگار نہيں ہوگا، اور نہ ہی اس سے فاسق ہوگا.

اگرچہ اس امام نے اعلان نكاح اور اسے سركاری طور پر رجسٹر كرانے سے قبل وطئ كرنے ميں جلدی كر كے غلطی كا ارتكاب كيا ہے، كيونكہ اس بنا پر اس نے اپنے اور اپنی بيوی كے بارہ ميں باتيں كرنے كا موقع فراہم كيا ہے، اس طرح وہ لوگوں كی كلام كا موضع بن گيا.

اس طرح كے افراد جو ايسے مقام و مرتبہ پر ہوں جس كی لوگ اقتدا بھی كرتے ہوں مثلا امام اور استاد اور مفتی و قاضی وغيرہ ان سب كو ہر اس كام سے دور رہنا چاہيے جو خلاف مروت ہو اور ان كے متعلق شك و شبہ اور غلط گمان كا دروازہ كھولتا ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی سب كو ايسے اعمال اور كام كرنے كی توفيق نصيب فرمائے جنہيں اللہ پسند فرماتا اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .